

M.D KHAN ARTIST LUCKNOW

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے حکیمانہ اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور بیش بہا مجموعہ جس میں خاص کر [illegible] نمبر ۱۹۳۱ء تک [illegible] بیں اودھ پنچ کی تصنیف کے ۔ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ جلدیں ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالامال ہیں ہر کتب خانہ میں ضرور رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] خبریں نہیں [illegible] اور [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ [illegible] [illegible] کی کوشش نہیں کرتا [illegible] [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] [illegible] سال بھر کے [illegible] [illegible]

[illegible] ضوابط

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] ہے۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۵ نمبر ۲۳

مضامین

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۲ء

کنایاتِ انگلستان

(از میر ولی العیانی)

کنایات مغرب کے عنوان سے ایک لطیف اور دلچسپ مضمون جامعہ ملیہ کے صفحات کی رونق افزائی کر رہا ہے جو خالص عربی مال ہے اور یہی کنایات کے مفہوم والے طلبا کی ضیافت طبع کے لیے ایک نہایت مرغوب چیز ہوگا اور اس سے یقیناً اردو زبان کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ ذیل میں ہم حکومت وقت کی زبان یعنی انگلش کے چند محاورے اور کنایے پیش کرتے ہیں۔ امید ہے شیکسپیر اور شیلے کے مداح حضرات ان کا موازنہ عربی زبان کی لطافت سے کر کے لطف اندوز ہوں گے۔ فقط۔

۱۔ اسٹیل کیٹ (دیوقامتی بلی) عقلی موجود مرید ہو زبان اور لڑکا عورت سے کنایہ ہے۔ انگلش عورت کے لیے اس سے زیادہ چنگ اور خوبصورت کوئی نہیں ہو سکتا مستعمل تشبیہ ہے۔ ایک مشتاق عاشق اس بیاسی کے گال باسی شلجموں کی طرح بے رونق ہو گئے ہوں۔ گھر ہار سے نا امید ہو۔ حسن و شباب کے صدمے اور رعنائی کے جوش سے غیظ آلود ہو کر جوان عورتوں سے کنارہ کش اور بیزار ہو تو اس غرضانہ والی زال کو بوڑھی بلی کہنا مناسب ہے خالی نہیں۔

۲۔ کلن۔ (مٹی کا گھڑا) خوش خلق۔ جلیل۔ بلی جیسی کامنی عورت سے کنایہ ہے۔ جیسے بلی کا بچہ اس کے گلے کے ساتھ کھیلتا ہے اسی طرح یہ عورت انگلش عشاق کے دل کو جو باہر کرتا ہے زبان کہاں ہے بلا کی ہے۔ کسی قدر اس مرکز کشش کو گرفتہ کلی بستم نوری دلچسپ شوخ اور کمسن کہ دیں گے۔

۳۔ ساوارنیڈ ڈاگ (بے نکلا اپنا رستہ سسل مزاج) جگر اور ہمیشہ خوش کی حفاظت کرنے والے مرد سے مراد ہے۔ کسی مستعد اور یقین سے بھاگنے والے سیدھے سادے ہو کر عادت کا مقابلہ کرنے والے انسان کی بہترین آمیت بھی ہوسکتی ہے کہ اسے اولڈ ڈاگ کہا جائے۔ اولوالعزم اور وقار کے لیے جگانے والے دوست کو یا مخلص اس لقب سے یاد کرتے ہیں تو وہ بہت شاد اور ممنون ہوتا ہے گویا ان کسی کو بوڑھا کتا کہہ دیجیے تو حضرت کو مارا ہو جائے۔

۴۔ پپ۔ (کتے کا پلا) کم عمر جس اور ناکارہ مرد کو کہتے ہیں جسمیں خود داری اور وقار کا جوہر نہ ہو جو حرارت سے عمدہ پیدا ہونے کے بجائے صرف کرسی پر بیٹھ جانے کا عادی ہو۔

۵۔ گوز (بطخ) سادہ لوح۔ نیک طینت بھولی بھالی محبت کرنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ ایک انگلش شاعر نے مدرگوز (بطخ ماں) بچوں کے لیے اور ہیوں کی نظمیں لکھی ہیں جو تمثیل دنیا میں بہت مقبول ہیں۔

۶۔ چپ آف دی اولڈ بلاک (پرانے تنے کا ٹکڑا) اس جوان سعید سے مراد ہے جو اپنے آبا و اجداد کی روایات کا عامل ہو۔ جس کی عادت خصلت باپ کی مانند ہو۔ بسیرت کے ہم معنی ہے۔ یہاں بھی کسی کو بزرگوں کے قدم بقدم چلتے دیکھ کے لوگ کہتے ہیں "آم کا پھل آم ہی کو لگتا ہے"۔

۷۔ سکائی پائلٹ (آسمانی رہنما) دینی مقتداؤں اور پادریوں کا لقب ہے جو عیسائیوں کے متلاطم سمندر سے دنیا داروں کی کشتی کو آسمان کی طرف لے جائیں۔ اور روحانی بیڑے کے ناخدا اور رہنما ہوں۔

۸۔ سالٹ (نمک) (تاتار کول) یعنی کشتیوں اور جہازوں کو سمندر کے آب شور سے محفوظ رکھنے کے لیے تارکول سے چپڑے رہتے ہیں اس لیے پرانے ملاح کو جو بحری خدمت کے باعث تجربہ کار ہو جائے۔ اولڈ سالٹ کہتے ہیں۔ یہاں انھیں معنوں میں بھی ہاتھ کا آگ بگولا جاتا ہے یعنی بہت ہوشیار ہے اگرچہ یہ کسی قدر ایک علمی چیز ہے۔

۹۔ شیخ (سیدھا عربی لفظ انگلش ادب میں مروج ہو گیا ہے) جوان مرد۔ رنگیلے اور عاشق مزاج مرد کو کہتے ہیں۔ انگلش فسانوں میں اس کا استعمال عام ہے جو مرد فرزانہ میں مشغول ہو خوش پوش ہو جوان رعنا ہو۔ جس پر عورتوں کی اکثریت ریجھتی ہو۔ جو نگاوٹ اور اختلاط کے فن میں مہارت رکھتا ہو اسے شیخ کا خطاب عطا ہوتا ہے جاہلی شعرائے بھی لفظ شیخ کا استعمال کیا ہے لیکن ان معنوں میں نہیں۔

سیاحت کی دلدادہ یورپین لیڈیاں ریگستانوں کو عبور کر کے جب ملک عرب میں پہنچیں تو انہیں بدویوں کا حسن۔ ان کی سادگی خیموں کی سکونت نخلستانوں کے پرفضا نظارے خانہ بدوشی کی زندگی۔ اونٹوں کی قطاریں اور ساربانوں کے جرس کی صدائیں عرب لوگوں کی فطری خوانی کچھ ایسی بھائی کہ دنیا بھر کے مرد ان کی نگاہ سے گر گئے۔ جیسے عربی نسل کا گھوڑا دنیا بھر میں بہترین مرکب مشہور ہے اسی طرح بدوی یا عربی مرد بہترین خاوند قرار دیے گئے۔ بہت سی یورپین عورتیں یورپ کی آسائش و آرام پر لات مار کر ریگستانی عرب کے گھر آن بسیں اور خیموں کی پردہ نشین رہ کر نہایت فراغت سے عمر بسر کر رہی ہیں۔

انگلش ادیبوں نے یہ ماجرا دیکھ کر شیخ کا کنایہ اپنی ادب میں مروج کر دیا۔

ہندوستانی ادیب تو شیخ جی کو ریاکار عالم بے عمل۔ رندوں کی جان کا بیری ہی قرار دیتے ہیں۔ یورپ لیڈیوں نے عربوں پر لٹو ہو کر یہ موقع دیا کہ یورپ کے کمپانے اور منچلے ادیب رنگیلے اور عیاش مرد کو شیخ کا لقب دینے پر مجبور ہو گئے۔

۱۰۔ جگزناٹ (ہندوستان کے جگن ناتھ) سے مراد ہے گردش روزگار جو ظالم تاجدار سے کنایہ ہے جو بے حسیات کی طاقت

ہندو پرش عورت سے اس قدر ایک ذات کے تھے کہ پلے جا کر کتنی پانے کو کار خود اسے خیال کرتے تھے۔ ایک بھاری رتھ جس میں مورتیاں رکھی ہوتی ہیں اور جسکے ہمراہ بہت کثیر اور انبوہ مجمع ہوتا ہے جلوس کی صورت میں نکالی جاتی ہے گذرے زمانے میں ہندو اس کے تلے خود لیٹ جایا کرتے تھے تاکہ پہئے ان کو کچل کر چلے جائیں اسی پر کسی ادیب انگلش سیاح نے یہ نظارہ دیکھ کر زندگی کی تمام کامیابیوں اور حرارت کے بار کرنے والے روز گار بھینٹ چڑھانے کا لقب دیا ہے۔

۱۰۔ **کوکونٹ** (ناریل) ایسے دماغ سے کنایہ ہے جس میں بھس بھرا ہو۔ عقل و علم عاری ہو۔ دانش و فراست سے خالی ہو۔ عوام کثیر سودوت شعرا کو بھی کہتے ہیں جنکے کلام سے حمق اور جہل نمایاں ہو۔

۱۱۔ **کڈ** (بکری کا بچہ) کم سن، چالاک اور شوخ بچہ سے مراد ہے۔

۱۲۔ **فلیپر** (دودھ پیتی) کم سن۔ بے باک۔ شوخ، نڈر اور کھلنڈری لڑکی کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ وہ بچے جو نئے پر نکلے ہوں اور مائل پرواز ہو۔ فلیپنگ کے معنی پر پھڑپھڑانے اور کندھے توڑنے کے ہیں۔ ایسی چھوکریوں کے غول کے غول سڑکوں پر پھرتے اور مٹرگشت کیا کرتے ہیں۔ دوسرے فیشن سے اٹھلاتا نخرے کرتیں اور شاعر مزاجوں کے دلکش ادائی توڑ لیکر ہیں حاصل کرنا ان کا شغل ہے۔

۱۳۔ **ہاؤنڈ** (سگ تازی) سراغ رسان اور جاسوس سے کنایہ ہے جو شخص کہ چوروں کا پتہ چلانے اور جرم کا سراغ لگانے میں بو گیر یا تازی کتے کی سی مہارت رکھتا ہو اسے ہاؤنڈ کہتے ہیں۔ غالباً یہ جدید اصطلاح ہے اس لیے کہ کتوں کے ذریعہ سے جاسوسی جدید فن ہے۔

۱۵۔ **کاپر** (تانبا) سپاہی یا پولیسمین سے کنایہ ہے۔ اس کا نشان تانبا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس عامہ کے سپاہی جو پالش ہو جانے کے بعد چمکدار کرنا وغیرہ کو کس قدر ظاہر کرتے ہیں۔

۱۴۔ **اولڈ فلیم** (پرانا شعلہ) سابق معشوقہ مراد ہے۔ وہ عورت جس کی جوانی کی دوپہر ڈھل چکی ہو تاہم حسن اب بھی کچھ زندہ ہو جسکے دیدار سے الفت دیرینہ کی چنگاری دل کو زرا گرما دے۔

۱۶۔ **شائیلاک** (بے رحم زرخوار یا حیلہ جو جیلسانہ اور مہیر ساہوکار کو کہتے ہیں) اس نام کا ایک مشہور یہودی مہاجن کا تذکرہ شیکسپیر نے ایک ڈرامے میں کیا ہے۔

۱۷۔ **شارک** (ایک خونخوار مچھلی) یہودی کا مال ہڑپنے والے سے کنایہ ہے۔ غاصب اور غریبوں پر ستم کرنے والے کو بھی اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ مچھلی بہت بڑی ہوتی ہے اسکے دانت آری کی طرح ہوتے ہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

اطلاع نامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

عدالت منصفی محمد آباد گوہنہ مقام ضلع اعظم گڈھ
اجلاس سید سراج الدین صاحب منصف محمد آباد گوہنہ مقام اعظم گڈھ
مقدمہ نمبر ۱۹۳۶ء
مقدمہ ۱۹۳۶ء
محمد حنیف خان ڈگریدار سائل

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم

اطلاع نامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

عدالت منصفی محمد آباد گوہنہ مقام ضلع اعظم گڈھ
اجلاس سید سراج الدین صاحب منصف محمد آباد گوہنہ مقام اعظم گڈھ
مقدمہ نمبر ۱۹۳۶ء اجرائی
مقدمہ ۱۹۳۶ء
محمد حنیف خان ڈگریدار سائل

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم

کاک ٹیل — دوسرے لفظوں میں جام فریب سے کہا ہے
[illegible] کی شرابوں کی آمیزش سے
ایک مزہ دار فرحت بخش مرکب بنایا جاتا ہے اور
شام کو دعوت سے پیشتر استعمال کرتے ہیں۔

سٹاک ٹیل — کا ترجمہ ہم اس موقعہ پر جام شراب
کہہ سکتے ہیں جو بہترین [illegible]
کے وقت پیا جاتا ہے۔

ضرورت ہے

[illegible] بعنوان سے اکثر اشتہارات
ہماری نظر سے گزرتے ہوں گے۔ ہم بچپنے [illegible] روزگار
کے ذریعہ [illegible] اخباروں کی کمی ہے
سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مگر روزانہ اخبارات میں ہم
[illegible] کیا جاتا ہے
ضرور پڑھتے ہیں۔ اس قسم کے اشتہارات بہت دلچسپ
ہوتے ہیں اور ہم کو ان میں خاص لطف آتا ہے [illegible]
ہم نے ابھی حال میں ایک اشتہار دیکھا کہ لالہ [illegible]
صاحب کو جنہوں نے اس سال درجہ اول میں فلسفہ
کے شعبہ علم النفس کا ایم۔اے پاس کیا ہے اور جو
تین سو روپیہ ماہوار پر ملازم ہیں ایک ایسی بیوی کی
ضرورت ہے جو نہایت خوبصورت تعلیم یافتہ شایستہ
اور [illegible] ہو۔ یہ اشتہار دیکھ کر خیال آیا کہ لالہ [illegible]
[illegible] نے اس موقع پر بہت خوبصورتی سے کام لیا
[illegible] کہ انہوں نے اس بات کی تشریح نہیں فرمائی
کہ خود انکا معیار حسن کیا ہے اور وہ "حسین" کا لفظ
کن معنی میں استعمال فرماتے ہیں۔ انکے نزدیک گوری
عورت خوبصورت ہوتی ہے کہ [illegible] رنگ کی لال۔ ساتھ کو
آنکھیں [illegible] پسند ہیں یا [illegible]۔ بال [illegible] کے مطابق
[illegible] چاہتے ہیں یا [illegible] لڑکی ہو گی۔
وہ [illegible] پسند فرماتے ہیں [illegible] قد لمبا پسند فرماتے
ہیں [illegible] تاکہ [illegible] پسند کرتے ہیں [illegible]
کی شکل [illegible] پسند کرتے ہیں [illegible] سے
[illegible] مزاج دار چاہتے ہیں کہ کوئی سیدھی سادی
[illegible] مگر [illegible] چاہتے ہیں کہ [illegible]

اس کے ساتھ تشریح کرنے پر بہت جلد [illegible] جائے گی۔
مثال کے طور پر انہی ضروری سوالات کا ہیں۔ ہمارا خیال
ہے کہ اشتہار میں ان سب باتوں کی تشریح کرنا چاہیے
تھی۔ مگر یہ طریقہ اختیار کیا جاتا کہ پڑھنے والے کی
سمجھ میں اسکا مطلب [illegible] کیا ہے [illegible]
لالہ صاحب [illegible] اپنی بیوی میں ضروری [illegible]
ہیں [illegible] تعلیم [illegible] صاحب کا مفہوم کیا ہے [illegible]
[illegible] کافی ہے یا یہ کہ وہ خود بھی لالہ صاحب
کی طرح سند یافتہ ہو [illegible] تعلیم [illegible] میں [illegible]
[illegible] تعلیم سے مخصوص ہے کیا یہ مراد ہے کہ بیوی
[illegible] کی مشتاق ہو اور [illegible] کامل ہو۔
غرض [illegible] باتوں کو وہ [illegible] نظر انداز کرتے ہیں لیکن
ایک کمی اس اشتہار میں اور بھی ہے۔ یعنی لالہ صاحب
کو خود اپنی بابت بھی تمام باتیں بالتفصیل لکھ دینا چاہیے
تھیں۔ [illegible] بہت موٹا آدمی ہوں۔ میرے [illegible]
[illegible] ہے۔ میرا رنگ نہایت سیاہ
ہے۔ [illegible] پیٹ کی نسبت چھوٹے ہیں۔ ناک
بہت لمبی ہے۔ آنکھیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] استعمال کرتا ہوں اور
[illegible] اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا
کہ ہونے والی بد قسمت یا خوش قسمت بیوی کو بھی
معلوم ہو جاتا کہ وہ کیسے گھر جا رہی ہے اور اسے
کس قسم کے [illegible] سے سابقہ پڑنے والا ہے۔
[illegible] باتیں [illegible] خوشی خدمت میں
لالہ صاحب کے پیش کرتی۔

[illegible] اس قصے کو [illegible] بیٹھے تھے [illegible]
[illegible] ایک دفعہ تیار ہو گیا۔ بندہ دنیا کے [illegible]
سے واسطہ نہیں رکھنا چاہتا اور [illegible]
[illegible] ایک دن کا واقعہ ہے کہ [illegible]
"ضرورت" والے کالم کو دیکھ رہے تھے [illegible]
میں ایک اشتہار نظر آیا کہ [illegible]
ملازمت [illegible] ہم سے خط و کتابت کریں [illegible]
[illegible] کرنا ہے کہ درخواست [illegible]
سروس [illegible] ایجنسی [illegible]
کو روانہ کریں۔ [illegible] بیٹھے بیٹھے

گھبرا گئے تھے۔ اصل واقعہ تھا کہ جیب میں پیسے
نہیں۔ کئی دن سے فرض یا فاقات گزر رہی تھی۔
اس لیے ایک [illegible] گستاخی۔ وضعی ہیں مگر
ایک بات سچ کہی تو اس [illegible] کسی طرح
[illegible] ملازمت [illegible] وضعی ہیں ہم نے
[illegible] یہ سچ ہے [illegible]
مقامات میں ملازمت بھی [illegible]
[illegible] لگوں پر [illegible] ضرور [illegible]
تھے۔ [illegible] اس طرح کی ملازمتوں کا اشتہار دست
میں [illegible] کیا جاتا لیکن مطلب یہ تھا کہ کسی طرح
[illegible] کریں نہ ہو نوکری مل جائے۔
[illegible] نہایت قابلیت کے ساتھ [illegible]

اطلاع حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ [illegible]
[illegible] آگرہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] آمد [illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] جنگل اور اس جنگل سے کوسوں تک جنگل ہی [illegible] تک جانے میں [illegible] اول آئے [illegible] ایک [illegible] میں گئے [illegible] [illegible] سوال کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] صوبہ آگرہ

[illegible]

اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خرچ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

تفصیل [illegible]

[illegible]

کی ملازمت میں ایک کمرہ کی ضرورت پڑتی ہے اور اس [illegible] کی یہ وقت ہم کو [illegible] پہلے سے زیادہ [illegible] تھی کہ کسی [illegible] کر [illegible] [illegible] انشاء اللہ کسی [illegible] ضرورت کی بات ہے [illegible] ہماری خواہش کے جواب میں "کوئی جگہ خالی نہیں ہے [illegible] ایک فہرست [illegible] اگر آپ کمپنی کے قواعد کی پابندی کریں گے تو آپ کا نام کمپنی کے امیدواروں کی فہرست میں درج کر لیا جائے گا اور اس کے بعد جس ملازمت کی آپ خواہش کریں گے کمپنی کوشش کرے گی کہ وہ ملازمت آپ کو مل جائے۔ ان قواعد کی ایک جلد آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے۔"

قواعد ہم نے بہت شوق سے پڑھے۔ پہلا قاعدہ یہ تھا کہ جو لوگ امیدواروں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں وہ پہلے مبلغ ایک روپیہ فیس ادا کریں اور جب ان کو کمپنی کی جانب سے یا اپنی ذاتی کوشش سے کوئی ملازمت مل جائے [illegible] تنخواہ شروع [illegible] کرنے سے قبل کمپنی کو ادا کریں۔ ملازمت کا [illegible] ایک [illegible] ہو گا۔

دوسرا قاعدہ یہ تھا کہ کمپنی اگر [illegible] کسی کو [illegible] [illegible] کے دیئے [illegible] کمپنی کے [illegible] صاحب کی [illegible] میں روانہ کر دیا۔

چار روز کے بعد [illegible] صاحب [illegible] کمپنی کے پاس سے [illegible] ایک کارڈ ہمارے نام آیا کہ ایک [illegible] میں [illegible] پچاس روپیہ ماہوار پر ملازمت کا [illegible] کمپنی کی [illegible] فیس [illegible] روپیہ [illegible] ہمارا تمام [illegible] جلد ہو جائے گا۔ [illegible] ایک صاحب [illegible] اس سے [illegible]

[illegible] ہم [illegible] سلام [illegible]

[illegible]

صبح سویرے ہم دہلی کے عالیشان اور سربفلک اسٹیشن پر پہنچے۔ ہم نے ایک [illegible] کا پتا بتایا اور دہلی کی طرف ہو لیے۔ [illegible] کر ہمیں [illegible] میں اتار دیا۔ [illegible] کمپنی کا پتا ایک [illegible] صاحب سے دریافت کیا۔ کسی [illegible] تمہاری کمپنی ہے کہاں [illegible] نہیں [illegible] کمپنی کا پتا پوچھا آخر ایک صاحب کہنے لگے "آیئے ساتھ میں بھی اسی [illegible] جا رہا ہوں۔" خیر صاحب چلے [illegible] صاحب ہم کو ایک تنگ و تاریک گلی میں لے گئے [illegible] سے مکان کے [illegible] میں ایک تختہ لگا ہوا تھا [illegible] کمپنی لکھا تھا۔

ہم کو مکان کی [illegible] دیکھ کر حیرت ہوئی [illegible] ایک [illegible] کرسی پر بیٹھے ہوئے کتاب دیکھ رہے تھے۔ [illegible] سے دریافت کیا کہ [illegible] جناب [illegible] کمپنی کے [illegible] صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ [illegible] ہمارے سوال کے جواب میں خود ہی [illegible] سوال کیا کہ آپ کو ان سے کیا کام ہے [illegible]

[illegible]



ناؤ کیا کس پانی ہے امیر اسلام



شاخیں - ترچی - حیدرآباد دکن - دہلی -
Asghur Ali Muhammad Ali
PERFUMERS
LUCKNOW
میں یکتا اور عطر سازی میں بے ہمتا ہے۔ فہرست طلب فرمائیے

[illegible] صاحب [illegible] ایڈیٹر [illegible]

ایڈیٹر صاحب [illegible] ہمارا [illegible] کرایا [illegible]
[illegible] کا پاس
[illegible] ہوگئے
[illegible] کر [illegible] ہے
[illegible]
[illegible] ہماری
[illegible] کیجیے
[illegible] کہ ایڈیٹر
[illegible] نہ دی۔

[illegible]
[illegible] ایڈیٹر صاحب نے ہمیں [illegible] السلام
[illegible] ملاقات
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہم سے [illegible]
[illegible] چاہتا ہوں کہ
[illegible]
[illegible] عزت [illegible]

ایڈیٹر [illegible] ہمیں [illegible]
[illegible] اجازت [illegible] حاضر [illegible]
ایڈیٹر صاحب [illegible] فرمانے لگے کہ جناب
[illegible] نہیں [illegible] کیجیے
[illegible] انتظام کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیجیے
[illegible] دی۔



مسلم کانفرنس

[illegible] صاحب بہادر کے [illegible]

اتنے میں کمیٹی کے منشی جی بھی تشریف لائے انکے آتے ہی ایڈیٹر صاحب نے ہمارا تعارف کرایا وہ بھی بڑے تپاک سے ملے۔ ایڈیٹر صاحب نے منشی جی سے ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہیں [illegible] کمیٹی میں لیجائیے [illegible] ہم سے [illegible] ایڈیٹر صاحب [illegible] جواب [illegible] یہاں [illegible] ہے وہی کافی ہے۔ منشی جی [illegible]

انکے دو ہزار روپیہ ضمانت کے طور پر دینا ہوگا۔ [illegible] صاحب ضمانت کا نام سنتے ہی [illegible] تلے سے نکل گئی۔ [illegible] ضمانت اور دو ہزار روپے کی ضمانت! حضرت [illegible] ایڈیٹر صاحب نے فرمایا کہ [illegible] ضمانت [illegible] آپ کو [illegible] ہم نے [illegible] مشکل ہے [illegible] ایڈیٹر صاحب نے آنکھیں [illegible] کرنے لگے [illegible]

اسمیں ہمارا کیا قصور ہے۔ ہم نے آپکے لیے اجازت حاصل کی [illegible] آپکا فضل ہے۔ اس [illegible] ملاحظہ فرمائیے جو آپ سے [illegible] دی جائے گی۔ [illegible] کمیٹی کے ایڈیٹر کے سامنے [illegible] جب [illegible] مایوس ہوگئے [illegible] کمیٹی کے دفتر سے [illegible] تھے جیسے حضرت [illegible] جنت سے نکلے تھے اور [illegible] واپس آگئے۔

جہاں ایک مدت سے کل واقعات حیات کو [illegible]
تصور لگایا ہے کہ اس جہان میں اب پھر آ رہا ہوں گا۔
آپ جو پڑھتے ہیں یہ خط لکھا ہوا استخارے کی بات
نہیں ہے ہم نہایت [illegible] سے آپ کو جو اور [illegible]
اراکین کی اصلاح میں جو وقت لگتے ہیں۔ یہ مرے
سیکرٹری انجمن لڑکا کو ملازمت نہیں دوں گا بلکہ
صرف فیس وصول کرتا ہے۔ غالب قیاس ہے کہ
ملازمت کی دلالی کے سوا تمام امور معنوی ہوں
یعنی جائے ملازمت بھی معنوی۔ اور ملازم رکھنے والی
کمپنی بھی معنوی۔ اور جو روپیہ پیشگی لیا جاتا ہے
اس میں [illegible] شکر کیجیے کہ آپ سے [illegible]
ضمانت داخل نہیں کی۔ بہر حال اشارہ دیتا ہوں کہ
اب جاؤ کرم نے اس واقعہ سے کیا سیکھا؟
ہم اپنی صحبت میں بتلا چکے ہم نے کہا ہم نے تو
کچھ بھی نہیں سیکھا۔ ہاں دوست پھر ہنسے اور کہنے
لگے۔ روپیہ تم نے دے کر کمپنی کو [illegible]
میں اور اگر کما ہوں تم اس سے زیادہ روپیہ پیسہ ایسے
ہو جاؤ گے تو سے ہے۔ دوستانہ کمپنی کا استعمال بناؤ
گے [illegible] ایسی ہی ایک کمپنی [illegible] کھڑی کر دو
[illegible] تھوڑے ہی عرصے میں
عیش کرو گے۔

مسٹر پنچ: ہم نے اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا اور
اب انھیں کی بتائی ہوئی ترکیب پر عمل کر رہے ہیں
بحمد اللہ نہایت آرام سے گذر رہی ہے۔ پینے میں
کم از کم دس بارہ تو پھنس ہی جاتے ہیں۔

(علی گھمنوی)

پنچ:- جیسے آج کل دن بھر سے ویسے کہتے [illegible]
کے بھی ہیں۔ یہ چالیں صرف [illegible] دولت مند کے
لیے مخصوص ہیں۔ خدا محفوظ رکھے۔ مثل مشہور ہے
سوال الغرض [illegible] ہے اور اسی مثل سے آپ بھی [illegible]
[illegible] رہے ہیں [illegible] اسکیم [illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ہائے ہائے طلوے کھلائے دیتے ہیں

[illegible] صاحب [illegible] ہفت [illegible] ہاتھوں سے
صحت خواری اور طلوے خوروں کی ایک بار یہ تلافی
کر طلوے سے چلانے لگے تھے امیروں کی صحبت [illegible]
ہو چکے اور صاحبوں نے [illegible]
نہیں طلوے کے عوض میں [illegible] سے کیا کی بات؟
[illegible] ہوتے ہیں بہت زیادہ طلوے کی ایسی ہی [illegible]
[illegible] کھلایا [illegible] جواب [illegible] ہم لوگ تو [illegible]
نہیں۔ ماشاء اللہ تیز [illegible] کر دیا
جائیگا۔

اکثر ان گداؤں کے جواب میں یہ تحریر کے طور پر [illegible]
اور یہ پہنچتے "ہائے ہائے طلوے کھلائے دیتے ہیں"
ہمارے کرم دوست قاضی سر عزیز الدین صاحب
وزیر ریاست دتیا آجکل ولایت میں ہیں اور شاید
انگریزی رئیسوں نے انھیں طلوے پر پکڑ لیا ہے۔
ہے دعوت اور ہے دعوت۔ قاضی صاحب کے لیے
طلوے مفت ہر جگہ موجود ہے۔ بفضل خدا و طفیل [illegible]
نہیں ہیں اگرچہ امرا و روسا کی صحبت میں بیٹھنے والے
ہیں۔ تاہم [illegible] کے طلوے سے ناک میں
دم آگیا چنانچہ انھوں نے سوء ہضم اور ثقل معدہ کی
شکایت اپنے ایک مکتوب میں کی ہے جو "ہائے لئے
طلوے کھلائے دیتے ہیں" کے ہم معنی ہے ایک
ہندوستانی صاحب تو یوں ہائے ہائے کرتے ہیں
ابھی دوسرے ہندوستانی سر [illegible] بھی کہ وہ بھی
اپنی صحت درست کرنے ولایت گئے اور وہاں سے
[illegible] ہے کہ آپ بھی یوں
ہائے ہائے کرینگے "ہائے ہائے انگریز زبردستی ہمیں ایک
ایسی فیڈرل حکومت کا طلوہ کھلائے دیتے ہیں جس میں
کانٹے ہی کانٹے بھرے ہوئے ہیں" [illegible] معلوم شد
کہ ہندوستانیوں کی طبیعت دنیا جہان سے نرالی
ہے انھیں جس قسم کا طلوہ کھلاؤ وہ چیخنے لگتے ہیں۔

تبدیل جنس کی ہوا

خدا اس ہوا سے بچائے۔ [illegible] کے
[illegible] اب اپنی جنس بدلنے پر آمادہ ہیں [illegible] کیا
ہے فلاں عورت خانم سے خاں صاحب ہو گئی۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] عورت کے ساتھ [illegible] کے گھر [illegible] کسی
[illegible] روزی [illegible] اور اسلام رہے ہو جائیگا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] ساتھ بن گئی۔ یہی [illegible] میں دیکھیے
اس تبدیل جنسیت کے [illegible] بیجا زوری
زیادہ تیزی کے ساتھ [illegible] کیا ہے [illegible]
[illegible] ایک دل میں ہے کہ دیکھیے بات کو [illegible]
بحالت مردی سونے کا [illegible] ہے کہ
بھی مرد رہینگے یا نہیں۔
ضرورت ہے ایک ایسے قانون میراث و طلاق کی جو
اس قسم کے اتفاقی واقعات میں ان کا پلٹ ہو جانے
والوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔

نوٹ: بوجہ نادرستی مزاج اس ہفتے کے پنچ میں
ایڈیٹر صاحب کے مضامین بہت کم ہیں۔ لہذا
التماس دعا۔ (منیجر اودھ پنچ)





غذائے روحان

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور ہاتھوں ہاتھ جاتے ہیں تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی سرگم اور بندش کی نقلیں آپ تک پہنچی

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی سرگم اور بندشیں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں بعض گانا اگر آپ سنگیت سے ادا کر سکتے ہیں تو کتاب مذکور پڑھ لینے کے بعد ہر کہ نہایت صفائی سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اصلی طور پر راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا اور ایک معمولی طالب علم بآسانی سے کام چلا سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کے اشعار کو اس کی ہر بندش میں مصنف نے لکھا ہے ... ایک عمر کی محنت سے کام لے کر اس کتاب کو ترتیب کیا ہے حصہ دوم نہایت مکمل ہے تمام ہندوستان کے استادوں کی سرگم اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ ... لکھنؤ